السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے چار ہزار کے عوض کچھ زمین رہن کی ہے کیا مرتہن کےلئے اس مرہونہ زمین سے فائدہ اٹھانا جائز ہوگا؟ ورنہ آنحالیکہ راہن کو نفع میں شریک کرلیا گیا ہے جس طرح سواری یا دودھ والے جانور سے انتفاع اس کے چارہ گھاس دانہ کے عوض جائز ہے کیا اس طرح ارض مرہونہ سے اس کی نگہداشت مزدوروں اور بیلوں کے انتظامی تردد اور اپنا کافی روپیہ لگاکر بندوبست نیز سرکاری پوست خشک سالی کے ضروری مصارف کے عوض انتفاع جائز ہوگا یا نہیں؟ درآنحالیکہ سال بہ سال ایک معین رقم سے راہن کو بھی نفع میں شریک کرلیا گیا ہو۔ اگر ایسا ہو کہ ضروری مصارف کے بعد جو بھی نفع ہو راہن کو مجرا دے دیا جائے تو کوئی شخص مرتہن ایسی زمین کےلئے اپنی فکری وذہنی تردد ات دوڑدھوپ محنت ومشقت وخدمت کو کیوں کر گوارا کرے گا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اراضی مرزوعہ مرہونہ سے مرتہن کےلئے فائدہ اٹھانا ہر گز جائز نہیں خواہ مرتہن نفع میں راہن کو شریک کرے یا نہ اور خواہ راہن نے اس کو انتفاع کی اجازت دی ہو یا نہ۔ صحابہ تابعین تبع تابعین ائمہ محدثین فقہا سب کا اس پر اتفاق ہے۔ سواری اور دودھ والے جانور سے بقدر خرچ کے فائدہ اٹھانا خود قیاس کے خلاف ہے (لیکن حدیث صحیح کی وجہ سے قیاس کو چھوڑا دیا گیا) تو اس پر زمین کو کیوں قیاس کیا جاسکتا ہے۔ وقد بسط البسط الکلام علیہ العلامة الورع الشیخ عبدالجبار الغزنوی فی فتاواہ وابن قدامة فی المغنی (7/511) اشد البسط فارجع الیهما.

شریعت اسلامی نے آپ کو زمین گروہ لینے پر مجبور کیا ہے کہ بغیر اکل مال بالباطل والی صورت اختیار کئے ہوئے آپ اس پر عمل نہ کرسکیں۔ مسلمانوں کے معاملات بے حد خراب ہوچکے ہیں۔ عموماً مشتبہ مشکوک بلکہ غیر طیب اور ناجائز طریقہ پر فائدہ اٹھانے کی عادت پڑگئی ہے اس لئے مشروع اور جائز صورت پر عمل کرنا مشکل بلکہ ناممکن معلوم ہوتا ہے اور اس لئے ناجائز ذرائع کو حلال وجائز کرنے کےلئے طرح طرح کے شکوک وشبہات وحیلے تراشے جاتے ہیں۔ ان للہ الیہ راجعون

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الرہن

صفحہ نمبر 386

محدث فتویٰ